Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

باسمہٖ سبحانہٗ

قطعۂ تاریخ وفات حسرت آیات

زبدۂ خلق عظیم المرتبت حضرت شاہ احمد نورانی نوّر اللہ مرقدہٗ

وصال: ۲۹ شوال المکرم [illegible] بمطابق [illegible] بروز جمعرات

رخصت طالب مجتہد [illegible]

۱۴ ھ ۲۴

شہا! دیدہ و دل میں تیرے جو جلوہ فشاں ہے — وہ ہے در اصل محبوبِ خدا کا حسنِ لاثانی

تیری خوش نصیبی ہے کہ تجھ پر فضلِ ربانی — رہا تجھ پر سدا ہی سایۂ محبوبِ سبحانی

رہا بیزار کفر و شرک [illegible] — [illegible]

[illegible] — ودیعت حق نے فرمائی تجھے [illegible]

تری عظمت [illegible]

بشر خیر البشر کی کر گئے یا لے فدا ہو جنت

ہے خالق اپنی خلقت کی بجا فرما گیا جنت

شریکِ غم: ظہور الدین خان [illegible]

رشحات: ابو الطاہر فدا حسین فدا [illegible]

عالمِ بے بدل، فریدِ بے مثیل

رہبرِ اتحادِ ملی، پیکرِ علم و عمل،

مدبر سیاست دان

حضرت علامہ شاہ احمد نورانی رح

سید محمد فاروق القادری

نفس اسلام

WWW.NAFSEISLAM.COM

ادارہ پاکستان شناسی

35- ریگل پارک لاہور 54000 فون: 6363009

نام کتابچہ: حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ

تالیف: سید محمد فاروق القادری

کمپوزنگ: [illegible]

بار اول: شوال المکرم ۱۴۲۴ھ / دسمبر ۲۰۰۳ء

تعداد: [illegible]

بار دوم: محرم ۱۴۲۶ھ / [illegible] ۲۰۰۵ء

تعداد: [illegible]

مطبع: [illegible] پرنٹرز لاہور

باہتمام: [illegible]

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

مشمول

در محراب و منبر پر دردمندانہ دستک از شاہ حسین گردیزی ۱۳
قائد اہل سنت کے بعد کشتی ملت کی ناخدائی؟ از [illegible] جاوید منہاس ۱۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیسی ملت بیضا ہے امامت اس کی

جو مسلماں کو سلاطیں کا پرستار کرے

حقیقت یہ ہے کہ اس بات سے شاید ہی کسی کو اختلاف ہو کہ انسانیت عظمت کردار کے اعتبار سے ترقی معکوس کی طرف تیزی سے گامزن ہے۔ روپے پیسے اور کرسی و اقتدار کی اندھی ہوس نے جس طرح انسانی اقدار کو قصۂ پارینہ بنا کر رکھ دیا ہے اور جس انداز سے انسانی معاشرے میں اس نے منافقت، دو رنگی اور صرف اپنی ذات کے مادی فوائد کی سیاست اور معاشرت کو رواج دیا ہے اس سے انسانیت کا مستقبل انتہائی تاریک ہو گیا ہے۔

ان مایوس کن حالات میں مولانا شاہ احمد نورانی ایسے [illegible] جلیل کا اٹھ جانا اتنا بڑا سانحہ ہے جس کی [illegible] صدیوں تک محسوس کی جاتی رہے گی۔ ان کا تعلق ۱۸۵۷ء کے اس قافلۂ عشق سے تھا جو [illegible] جہانگیر اور جاندار قوت سے ٹکرا کر پھانسی کے پھندوں، کالے پانیوں، جائیدادوں کی ضبطیوں کی ایسی تاریخ رقم کر گیا جو عظمت [illegible] ہمیشہ [illegible] رہا ہے۔

[illegible] مرد غوغا نیست

کسے کہ کشتہ نہ شد از قبیلۂ ما نیست

مولانا کے لفظ میں آج جو ہلکا پن، مخصوص ذہنیت، چند قدیم علوم سے واقفیت اور اپنے گنبد کے خول میں بند رہنے کا تصور پیدا ہو گیا ہے اور وہ کچھ ایسا غلط بھی نہیں ہے۔ اس اعتبار سے شاہ احمد نورانی کا تعارف ”مولانا“ کے لفظ سے کرانا نہ صرف ان سے پرلے درجے کی ناواقفیت بلکہ ان کے ساتھ ظلم بھی ہے۔

سچی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جتنی خوبیاں اُن کے اندر ودیعت کی تھیں کوئی ایک لفظ لغت نے ایسا ایجاد ہی نہیں کیا جو ان سارے اوصاف و کمالات کی ترجمانی کر سکے۔

وَلَيْسَ عَلَى اللّٰهِ بِمُسْتَنْكَرٍ اَنْ يَّجْمَعَ الْعَالَمَ فِيْ وَاحِدٍ

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ کے لیے یہ بات محال نہیں کہ وہ سارے جہان کو

کو ایک آدمی میں جمع کر دے۔

وہ ہفت زبان سیاستدان تھے تمام نہیں حقیقی مبلغ تھے کہ ان کے ہاتھ پر دو لاکھ سے زیادہ غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا۔ وہ عربی، فارسی، انگریزی، سنسکرت اور متعدد زبانیں، مادری زبان اردو کی طرح بولتے تھے۔۔۔ وہ مجاہد تھے، انھوں نے ہر آمر، ہر غیر انسانی، غیر اسلامی فکر اور شخصیت کے خلاف عمر بھر جہاد کیا، وہ بولتے تو منہ سے پھول جھڑتے۔ وہ متقی، متورع اور شب زندہ دار تھے۔ وہ اونچے درجے کے باعمل سیاستدان تھے، اُن کو دیکھنے والے کے لیے ممکن ہی نہ تھا کہ وہ ایک نظر دیکھنے کے بعد نگاہیں اُن کے چہرے سے ہٹا لے۔ غالباً سیف الدین سیف نے انہی کے لیے کہا تھا

پھر پلٹ کر نگہ نہیں آئی
تجھ پہ قربان ہو گئی ہوگی

مجاہد اسلام مولانا عبدالستار خان نیازی نے ایک ملاقات میں راقم سے بیان کیا کہ افریقی ممالک میں شاہ احمد نورانی [illegible] والے اخبارات، مدرسے، شفاخانے انتہائی میعاری انداز میں خدمت خلق کے کام میں مصروف تھے۔ لاکھوں لوگوں کی خدمت کرنے والے اور لاکھوں روپے ماہانہ رفاہی کاموں میں خرچ کرنے والے مرد درویش نے ساری زندگی کرائے کے معمولی فلیٹ میں گزاری۔ سچ ہے

تو نظیری ز فلک آمدہ بودی چو مسیح
باز رفتی و کس قدر تو نشناخت

ترجمہ۔ اے نظیری تو مسیح علیہ السلام کی طرح آسمان سے آیا۔ تو واپس چلا

گیا اور تیری قدر کسی نے نہ جانی۔

آپ کے خاندان کو یہ فضیلت حاصل تھی کہ وہ براہ راست امام اہلسنت مولانا احمد رضا خاں بریلوی کا تربیت یافتہ خاندان تھا۔ آپ کے والد مبلغ اسلام شاہ عبد العلیم صدیقی میرٹھی فاضل بریلوی کے منظور نظر خلیفہ تھے تو آپ کے نامور دادا سسر شیخ قطب مدینہ مولانا ضیاء الدین قادری بھی فاضل بریلوی کے تربیت یافتہ تھے۔

فاضل بریلوی پر انگلیاں اٹھانے والے ان کے تربیت یافتہ خانوادوں پر نگاہ ڈال کر ان کی استقامت، صلاحیت، عملی جدوجہد، تقویٰ وطہارت اور شریعت وسنت پر عمل کو ملاحظہ کریں اور خود فاضل بریلوی کی شخصیت کا اندازہ لگائیں۔

ع اے گل! بتو خرسندم تو بوئے کسے داری

رکھیو غالب! مجھے اس تلخ نوائی میں معاف

۱۸۵۷ء کی تحریک آزادی سے تحریک پاکستان بلکہ قیام پاکستان تک علمائے اہلسنت کے اس سرفروش اور بے لوث قافلہ کی خدمات انتہائی شاندار اور سنہری حروف کی حامل رہیں مگر پاکستان بننے کے بعد جب جمعیت علمائے پاکستان کی قیادت [illegible] کے ایک سابق تھکے ہوئے اور ناکام بزرگ کے ہاتھ آئی تو انھوں نے اسے مصالحت اور مفاہمت کی ایسی راہ دکھائی جو [illegible] محسن پاکستان مولانا عبد الحامد بدایونی کے انتقال کے بعد تو جمعیت علمائے پاکستان کا رویہ بہت زیادہ قابل فخر نہیں رہا اور انتہائی افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ برعظیم میں امام آزادی شاہ فضل حق خیر آبادی کی وراثت کے دعویداروں کی اکثریت سرکار دربار کی خوشنودی کے کار بے خیر میں مصروف رہی اور یوں انھوں نے ملک کے سواد اعظم پر بدنامی کا ٹیکہ سجا دیا کہ ستر (۷۰) کی دہائی میں شاہ احمد نورانی نے آگے بڑھ کر اس کی قیادت سنبھالی وہ بلاشبہ علامہ کے اس شعر کی تصویر تھے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

نگہ بلند، سخن دل نواز، جاں پُر سوز
یہی ہے رختِ سفر میرِ کارواں کے لیے

وہ کسی معمولی خاندان کے فرد نہ تھے، یہ خانوادہ برِ عظیم کا نامور خانوادہ تھا، ان کا بہت بڑا حلقۂ اثر موجود تھا، نام نہاد حکمرانوں کے ٹولے شکار کی طرح ایسے لوگوں کی تلاش میں رہتے ہیں مگر شاہ احمد نورانی ایسے دام ہم رنگِ زمین میں کب آنے والے تھے۔

برو ایں دام بر مرغِ دگر نہ
کہ عنقا را بلند است آشیانہ

اقتدار سامنے باہیں پھیلائے موجود ہو، دنیا کی آسائش و آرام آوازیں دے رہا ہو ایسے میں اپنا دامن بچانا امام ابوحنیفہ کے کسی حقیقی پیروکار کا ہی کام ہو سکتا ہے اور سچ تو یہ ہے کہ اگر ایسے لوگ انسانی تاریخ میں موجود نہ ہوں تو انسانی ہجوم کا ریلا جانوروں کی سطح پر آجائے۔ انہی لوگوں سے انسانیت کا بھرم قائم ہے کہ خوب فرمایا ہے علامہ نے

قوموں کی تقدیر وہ مردِ درویش جس نے نہ ڈھونڈی سلطاں کی درگاہ!

جمعیۃ علمائے پاکستان کو [illegible] عرصے میں سب سے بڑا نقصان یہ ہوا کہ ایک ایسا گروہ پیدا ہوگیا جس کے منہ میں اقتدار کا خون لگ گیا۔ [illegible] سوداگر پیدا ہوگئے جو ہر موقع پر اس کو بیچ کر اپنی کرسیاں کھری کرنے کے خبط میں پڑ گئے، انہیں شاہ احمد نورانی کی [illegible] اپنے جیسے سرکاری درباری لوگوں کا جمعہ بازار [illegible] شاہ احمد نورانی کو بلندیوں سے نیچے میں اتارنے کی تحریکیں چلانے لگے، مگر شاہ احمد نورانی کی کوہِ گراں شخصیت کو اپنی جگہ سے ہلانا ان کاغذی شیروں کے بس کی بات نہ تھی۔

ان کے ساتھ ساتھ ہمارے کچھ سادہ مزاج علماء جو نام کے مشائخ کے حواری تھے اور پیری مریدی کو ہی اصل دین سمجھتے ہیں۔ گویا ان کے مطابق سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

WWW.NAFSEISLAM.COM

دنیا میں آئے ہی اس لئے تھے کہ وہ صرف پیری مریدی کا ادارہ قائم فرمائیں۔ یہ سادہ لوح حضرات اپنے پیروں کی جائز ناجائز حمایت اور ان کے ہر اقدام کو عین قرآن کا منشا ثابت کرنے پر ہر وقت تلے رہتے ہیں۔ دینی مدارس سے فارغ ہونے والے یہ نوجوان کسی نہ کسی پیر سے بیعت ہونا فرض سمجھتے ہیں پھر اپنے نام کے ساتھ اپنے پیر کے نام کی نسبت کے سابقہ لاحقہ لگا کر اسے معصوم عن الخطاء ثابت کرنے کا "دامے درمے سخنے قدمے" جہاد شروع کر دیتے ہیں۔

دنیا جانتی ہے کہ [illegible] علوم نے اپنے نقاب الٹ دیئے ہیں مگر جادۂ حقیقت کے ہمارے یہ سادہ دل دوست ابھی تک صحیح غلط کے امتیاز سے بے خبر صرف کولہو کے بیل کی طرح مخصوص [illegible] میں گھوم رہے ہیں۔ اے کاش یہ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِیَةِ الْخَالِقِ کو ہی صدق دل سے مان لیتے یا امام دار الہجرۃ مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ کا یہ آب زر سے لکھا جانے والا فرمان سامنے رکھ لیتے جو آپ نے حدیث پڑھاتے ہوئے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا آپ نے کہا۔

كُلٌّ يُؤْخَذُ عَنْهُ وَيُرَدُّ عَلَيْهِ إِلَّا صَاحِبَ هٰذَا الْقَبْرِ

"سوائے اس صاحب مزار (قبر انور صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہر شخص کی بات قبول بھی کی جا سکتی [illegible]"

[illegible] ہمارے ان ناداں دوستوں کا بڑا المیہ ہے۔ اگر علماء اور مشائخ میں سے کسی نے کسی بدقماش آمر سربراہ مملکت سے مفاہمت کی غلطی کر لی تھی جسے ہمارے یہ صاحبان اجتہادی غلطی کہہ کر دوگنے ثواب کا مستحق قرار دیتے ہیں تو کیا ضروری تھا ان کے مرید و معتقد باجماعت اس کا جواز بلکہ وجوب ثابت کرنے میں مصروف ہو جائیں۔

جملہ معترضہ کے طور پر میں عرض کرتا ہوں کہ قیام پاکستان کے بعد کون سی حکومت

Nafse Islam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

پاکستان میں ایسی آئی ہے جس نے صدق دل سے پاکستان کو اس کے قیام کے جواز یعنی اسلامی نظام پر مبنی حکومت بنانا چاہا ہے یا کم از کم اسے ایک فلاحی ریاست میں تبدیل کرنے کی کوشش کی ہے۔ اگر ایسا نہیں ہے اور یقیناً ایسا نہیں ہے تو پھر مذہب کا نام لینے والے یہ حضرات کیوں وزیر مشیر بن رہے ہیں یا کیوں علماء ومشائخ کی کانفرنسیں منعقد کر کے ایسی حکومتوں کو آب ودانہ مہیا کر رہے ہیں؟ کیوں ان کے کل پرزے بنے ہوئے ہیں۔ حد یہ ہے کہ بعض "اہل جنت" تو [illegible] وزیر امور [illegible] نہیں چوکتے اور اس پر مناظرے کا چیلنج دیتے ہیں [illegible] کیا

عمائدین اہلسنت نے "جماعت اہلسنت" کے نام سے خالص غیر سیاسی تنظیم قائم کی تھی، اس کا مقصد صرف اور صرف تبلیغ دین اور اصلاح اخلاق واعمال تھا۔ مگر صد حیف اسے بھی بعض بیوپاریوں نے سیڑھی بنا کر اپنے بونے قدوں کو اس کے ذریعہ بلند کرنے کی کوشش کی۔

کیا یہ حقیقت نہیں [illegible] پاکستان بننے کے بعد اب تک [illegible] حکمران رہے ہیں اور یا امریکہ کے گماشتے [illegible] بدقماش، غیر مخلص، غیر محب وطن اور اسلام کا مذاق اڑانے والے تھے۔ پھر شاہ احمد نورانی سے اختلاف کرنے والے [illegible] مذہب اور مسلک کی خدمت قرار دیتے ہیں؟

منبر ومحراب کی جلوہ گری آسان بات ہے، پیری مریدی کی روایتی دکانیں سجانا اور لوگوں کو کشف وکرامات میں مصروف ومشغول رکھنا سہل ہے مگر وقت کے فرعونوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنا، شدید گرمی کے دنوں میں پاکستان کے گرم ترین علاقہ میں جیل کی کال کوٹھڑیاں آباد کرنا اور بڑے بڑے عہدے اور پیشکشیں ٹھکرا دینا ہر کسی کے بس کی بات نہیں یہ سعادت انہی لوگوں کو ملتی ہے جنہیں قدرت اس کے لئے منتخب کرتی ہے۔

نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

یہ رتبۂ بلند ملا جس کو مل گیا
ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں

مگر یاد رہے کہ قوموں اور ملتوں کی تقدیریں تسبیحیں پھیرنے سے نہیں سر کٹانے سے بدلتی ہیں کیونکہ

مٹایا قیصر و کسریٰ کے استبداد کو جس نے
وہ کیا تھا زورِ حیدر فقرِ بوذر صدقِ سلمانی!

شاہ احمد نورانی کی پوری زندگی جابر و آمر حکمرانوں کے خلاف جہاد کرتے نعرہ حق بلند کرتے اور اتباع رسول کا نمونہ پیش کرتے اور اس کی دعوت دیتے ہوئے گزری۔ وہ علامہ اقبال کے مرد مومن کی سچی تصویر تھے

ہو حلقۂ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزمِ حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن!
جچتے نہیں کنجشک و حمام اس کی نظر میں
جبریل و سرافیل کا صیاد ہے مومن!

بہت سے لوگوں [illegible] ان سے کہ تھی کہ ان کی موجودگی میں ایسے لوگوں کا وجود سراب تھا [illegible] کے ساتھ جب وہ عوام میں جلوہ گر ہو کر نمودار ہو [illegible] غائب ہو جاتے [illegible] کیفیت یہ ہوتی

[illegible]
[illegible]

راقم السطور کو ستر (۷۰) کی دہائی میں شاہ احمد نورانی سے نیاز حاصل ہوا۔ میں ایک غیر سیاسی آدمی ہوں، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ میں سیاست کو دین سے علیحدہ سمجھتا ہوں اس عرصہ میں یہ عاجز ایک لحاظ سے ان کی سیاسی، علمی اور روحانی سرگرمیوں سے قریبی انداز میں منسلک رہا، میں نے انہیں جلوت و خلوت میں دیکھا ہے وہ ابتدا میں مجھے علامہ صاحب کہہ کر پکارتے۔ ایک دفعہ میں نے علامہ کے لفظ کے غلط استعمال کی طرف ان کی توجہ دلائی

WWW.NAFSEISLAM.COM

اور اس سے متعلق ایک دو لطیفے سنائے تو آپ نے مجھے پیر صاحب کہہ کر یاد فرمانا شروع کر دیا۔ ایک دفعہ سندھ کی ایک کانفرنس میں اچانک ملاقات ہوئی تو فرمانے لگے میں آتے ہوئے جہاز میں آپ کی کتاب مطالعہ کرتا آیا ہوں، یہ خورد نوازی کا ایک انداز تھا۔

ع: کرم کردی الٰہی زندہ باشی،

وہ ہاتھ کے سخی، دل کے غنی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں نبوی اخلاق کا وافر حصہ عطا کیا تھا۔ اُن کی طبیعت اور گفتگو میں بلا کا سکون، وقار، شائستگی، تحمل اور دھیما پن تھا۔ بولتے تو دل چاہتا کہ ع وہ کہیں اور سنا کرے کوئی، اسٹیج پر بولتے تو بہ لفظ "از دل خیزد بر دل ریزد" کا مظہر ہوتا۔ وہ اپنی طرز خطابت کے خود موجد تھے الفاظ کا چناؤ ہو کہ لہجہ کا زیر و بم، زبان پر حاکمیت ہو کہ معلومات کی فراوانی، ہر بات میں وہ منفرد تھے۔ غالباً فیضی نے آپ ہی کے لئے کہا تھا۔

ندانم چہ جادو ئیست بطرز گفتارش
کہ باز بستہ زبان سخن طرازاں را

ترجمہ: میں نہیں جانتا کہ اس کی گفتگو میں کیا جادو ہے کہ اس نے متکلمین کی زبان خاموش کر دی۔

قرآن مجید خالص عربی لے میں پڑھتے تو پتھر سے پتھر دل بھی پگھل اُٹھتے، فاضل بریلوی کا مشہور زمانہ سلام "مصطفےٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام" پڑھتے تو ہر آنکھ اشکبار ہوتی معلوم ہوتا کہ شاید فاضل بریلوی نے یہ سلام لکھا بھی شاہ احمد نورانی کے پڑھنے کی خاطر ہے۔

یہ بات شاید بہت سے صاحبان کے علم میں نہ ہو کہ شاہ احمد نورانی کا بچپن مدینہ منورہ میں گزرا تھا، ان کا رہن سہن، بود و باش عربوں والا تھا، ان کے گھر میں عربی زبان بولی جاتی تھی اس لئے کہ ان کی اہلیہ کی پیدائش اور تعلیم و تربیت مدینہ منورہ میں ہوئی۔

انتہائی افسوسناک امر ہے کہ جس شخصیت کا سارا خاندان مدینہ منورہ کے جنت البقیع

میں دفن ہے جو بین الاقوامی شخصیت کا حامل ہے اس پر سعودی حکومت نے پابندی لگائی ہوئی تھی۔ یہ حکومت خود ملوکیت کی نمایندہ اور مخصوص عقائد کی حامل ہے، مگر یہ دنیا کے سوا ڈیڑھ ارب مسلمانوں کے عقائد کی ٹھیکیدار بنی ہوئی ہے۔ علامہ اقبال نے تڑپ کر کہا تھا

بجودے نیست اے عبدالعزیز ایں
بروبم از مژہ خاک در دوست

ترجمہ: اے عبدالعزیز! یہ سجدہ نہیں ہے۔ میں دوست کے در پر پلکوں سے جھاڑو دیتا ہوں۔

شاہ احمد نورانی جہاں جاتے وہاں ایک پُر کیف فضا قائم ہو جاتی۔ میرا احساس ہے کہ یہ ان کی روحانیت کا عکس اور پرتو تھا، اُن کی سادگی و درویشی پر تکلفات نثار ہوتے دکھائی دیتے تھے۔ اُن کی محفل میں بیٹھ کر مصنوعی قد کاٹھ والے لوگ بونے محسوس ہوتے تھے۔

اس مردِ خود آگاہ و خدا مست کی صحبت
دیتی ہے گداؤں کو شکوہ جم و پرویز!

غالباً یہ سوادِ اعظم اہلسنت و جماعت پر اللہ تعالیٰ کا خصوصی کرم تھا کہ اس کے دونوں قائدین شاہ احمد نورانی اور مولانا عبدالستار خان نیازی انتہائی پڑھے لکھے قدیم و جدید زبانوں کے عالم اور مجاہدانہ کردار کے مالک تھے۔ کوئی ان کا بڑے سے بڑا مخالف بھی ان کے قومی کردار پر انگشت نمائی نہیں کر سکتا

مجھے آہ و فغانِ نیم شب کا پھر پیام آیا
تھم اے رہرو کہ شاید پھر کوئی مشکل مقام آیا!

اب اہل سنت کے بیوپاریوں اور سوداگروں کو دکھاوے کے تاسف کی بجائے خوش ہونا چاہئے کہ ان کے راہ کا سب سے بڑا پتھر ہٹ گیا ہے اب وہ کھل کھیلیں اور اب ٹکڑیوں میں بیٹھنے کی بجائے آپس میں اتفاق و اتحاد کر لیں جو عنقریب متوقع ہے اور یوں ایک ''بہت

بڑی سُنی کانفرنس" کا انعقاد کر کے اپنی وزارتیں اور منصب کھرے کریں اور خالص اسلامی حکومت کی قصیدہ خوانی کا ورد شروع فرمائیں۔

کاش ایسے سارے لوگ مرجاتے اور نورانی زندہ رہتے مگر تقدیر کبھی خواہشات کے تابع نہیں ہوئی۔

مَنْ شَاءَ بَعْدَكَ فَلْيَمُتْ
فَعَلَيْكَ كُنْتُ أُحَاذِرُ

(صرف تیری ہی موت کا ڈر تھا تیرے بعد جو بھی مرے مرتا رہے)

اے۔ٹی۔آئی کے چند ایسے طلبہ جن کی لیڈری، صحافت اور پہچان سراسر شاہ احمد نورانی کی رہین منت تھی انھیں چھوڑ کر حکومت کے ایوانوں کی زینت بنے تو اخبار نویس ان کے بارے میں بار بار پوچھتے۔ ایک دفعہ شاہ احمد نورانی نے فرمایا "ہم اسلام کے نفاذ کے لئے ایک ٹرین پر سوار ہوئے تھے مگر کچھ دوست سفر کی تکلیف برداشت نہ کر سکے اور جب اسلام کے بجائے اسلام آباد کا اسٹیشن آیا تو وہ ہمیں چھوڑ کر اتر گئے، تاہم ہم اپنے سفر پر رواں دواں ہیں"۔

کیا ہی خوبصورت تشبیہ ہے اور کتنا جاندار تبصرہ۔

سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی کے بارے میں حدیث کی معتبر کتابوں میں آیا ہے کہ آپ کی زبان مبارک سے کبھی کوئی بیہودہ یا فحش لفظ نہیں نکلا۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس سچے پیروکار کی پوری زندگی اپنے آقا کے اخلاق عالیہ کی تصویر تھی، شاہ احمد نورانی کی زبان سے کبھی کسی فرد، جماعت یا بڑے سے بڑے مخالف کے خلاف اخلاق سے گرا ہوا لفظ نہیں سنا گیا۔

مشہور کالم نگار عرفان صدیقی نے ۱۳ دسمبر کے نوائے وقت میں مولانا پر جو شذرہ لکھا ہے اس کا پیراگراف نقل کئے بغیر نہیں رہ سکتا وہ لکھتے ہیں:۔

نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

’’مولانا کی شخصیت میں بلا کی کشش اور انتہا درجے کی اپنائیت تھی۔ ان کا شمار حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خوش پوش فقیروں میں ہوتا تھا مدینے کی گلیاں ان کی روح میں مدینے کی کلیاں بن کر مہکتی رہتی تھیں۔ مجھے یقین ہے کہ جب وہ اپ نعلین میں پیٹر درود وسلام کے تحفے لیے، عطر میں بسی اجلی براق پوشاک زیب تن کیے، سر پہ سیاہ عمامہ سجائے فرطِ عقیدت سے گردن جھکائے دست بستہ ہو لے ہولے قدم اٹھاتے درِ جاناں کی طرف بڑھ رہے ہوں گے تو رحمت کے فرشتے ان کے جلو میں ہوں گے۔ اس وقت بھی رک رک کر فرشتوں سے پوچھ رہے ہوں گے۔ ’’ایم۔ ایم۔ اے کس حال میں ہے؟ اس نے صدر مشرف کے اس چیلنج کا کیا جواب دیا ہے کہ ’’کر لو جو کرنا ہے؟‘‘ دھیان رکھنا! وہ میری جھولی والی کمائی کوڑیوں کے مول نہ لٹا دے۔

چراغ بجھتے جا رہے ہیں اور تاریکی لحہ بہ لحہ گہری ہو رہی ہے۔‘‘

مولانا شاہ احمد نورانی جگہ خالی کر گئے ہیں اور شاید وہ ہمیشہ خالی رہے۔

ہمارے بعد اندھیرا رہے گا محفل میں
بہت چراغ جلاؤ گے روشنی کے لیے

یہ عاجز ایک عام سا مسلمان ہے اس کے سوا اور کیا کر سکتا ہے کہ بدستِ صبا کے ہاتھوں اُن کی روح کو یہ سندیسے بھجواتا رہے

مِنِّی السَّلَامُ اِلٰی مَنْ لَسْتُ اَنْسَاہُ　　وَلَا یُمِلُّ لِسَانِیْ قَطُّ ذِکْرَاہُ
فَاِنْ غَابَ عَنِّیْ فَاِنَّ الْقَلْبَ مَسْکَنُہٗ　　وَمَنْ یَّکُوْنُ قَلْبِیْ کَیْفَ اَنْسَاہُ

اُسے میرا سلام پہنچے جسے میں کبھی نہیں بھول سکتا اور نہ ہی میری زبان اس کے ذکر سے سیر ہوتی ہے ہر چند وہ میری آنکھوں سے اوجھل ہو گیا ہے مگر میرا دل تو اس کا گھر ہے اور جو میرے من میں بستا ہے میں اسے کیوں کر بھلا سکتا ہوں۔

در محراب و منبر پر دردمندانہ دستک

"علماء اہل سنت سے گزارش ہے کہ وہ اس نکتہ کو ذہن نشین رکھیں کہ جمعیت علماء پاکستان کل بھی ان کی جماعت تھی، آج بھی ان ہی کی ہے اور آئندہ بھی انھی کی ہوگی، دوسرے لوگ ان کے خدام کی حیثیت رکھتے ہیں، اس لیے اس میں شامل ہونا ان کا بنیادی حق ہے اور اس حق سے خود کو محروم رکھنا کوئی نیک شگون نہیں ہے، جو علماء اہل سنت سیاسی ذہن رکھتے ہوں انہیں کسی ہچکچاہٹ کے بغیر جمعیت علماء پاکستان میں اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔"

شاہ حسین گردیزی، کراچی
(ممتاز دانشور، محقق، مصنف)

اہل حق را زندگی از قوت است — قوت ہر ملت از جمعیت است
رائے بے قوت ہمہ مکر و فسوں — قوت بے رائے جہل است و جنوں

(حکیم الامت علامہ اقبال)

یعنی: اہل حق کی زندگی قوت سے ہے اور ہر قوم کی قوت ان کی جمعیت اور اتحاد سے وابستہ ہے۔ ایسا نظریہ جس کے پیچھے طاقت و قوت کارفرما نہ ہو سب مکر اور فسوں ہے جب کہ فکر اور نظریہ کے بغیر قوت جہل و جنون سے عبارت ہے۔

نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

قائدِ اہلِ سنّت کے بعد کشتیٔ ملت کی ناخدائی؟

ڈھونڈ کر لاؤں کہاں سے تجھ سا کہیں جسے

انسان بلاشبہ فانی ہے، موت سے کسی ذی روح کو مفر نہیں۔ قائد اہلسنت حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ المصور (۷۸) برس کی متحرک اور فعال زندگی گزار کر اپنے رب کے حضور حاضر ہو چکے ہیں۔ ان کی زندگی [illegible] وہ ان کی [illegible] کی طرح جہد اور بھرپور تھے جو تمام [illegible] میں ملک و قوم [illegible] کے وقت [illegible] زندگی کی تلخیاں اور صعوبتیں راہِ حق [illegible] کرتے رہے [illegible] صراط مستقیم پر رواں دواں رہا۔ تا آنکہ [illegible] گیا۔

ملت اسلامیہ کو بالعموم اور [illegible] سے پاکستان کو بالخصوص ان کی رحلت سے جس عظیم صدمہ کا سامنا ہے وہ یقیناً ناقابلِ بیان ہے۔ ان کی جانشینی تو دور کی بات ہے ان کا کوئی پاسنگ بھی دور دور تک نظر نہیں آتا۔ [illegible] یہ عالم پوری قوم کے لئے لمحۂ فکریہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

[illegible] اس [illegible] کے باعث غم سے نڈھال ہیں اور درد دل رکھنے والے اہل علم پریشان [illegible] سے [illegible] کی صورت، ملت کے اجتماعی وجود کو ایک [illegible] بکھر رہے ہیں۔ واقفانِ حال لوگ خوب جانتے ہیں کہ [illegible] اپنے اپنے مفادات کے [illegible] سے اترتے رہے اور قائد اہل سنت [illegible] پیشہ گروہ آج کس منہ سے [illegible] کرنے کا جرم انہی حضرات [illegible] نظر آتا ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ ملت کے خیر خواہ، بالخصوص نوجوان آگے آئیں اور حضرت شاہ احمد نورانی کے مقدس مشن کی تکمیل کے لئے سرگرم عمل ہوں کہ قوم کو اپنے وجود کی بقا کا مرحلہ درپیش ہے اور یہ تنہا کسی فرد کے کرنے کا کام نہیں ہے۔

قیام پاکستان کے بعد منظم سازش کے تحت اغیار نے جس طرح ذرائع ابلاغ پر قبضہ جمایا اور گزشتہ نصف صدی میں اس قبضہ کو مستحکم بنایا اس نے تاریخ کو اس بے دردی سے مسخ کیا کہ آج اس کی شکل پہچانی نہیں جاتی۔ وہ جو نسل در نسل پاکستان کے قیام کے مخالف رہے اور یہ دعویٰ کرتے رہے کہ "خدا کا شکر ہے

ہم پاکستان بنانے کے گناہ میں شریک نہیں تھے" وہ انہیں شرماتے، آج پاکستان کے سیاہ و سفید کے مالک بننے کے دعویدار ہیں۔

ع منزل انہیں ملی جو شریک سفر نہ تھے

مرکزی مجلس رضا کے بانی، عظیم محقق، مصنف اور دانشور حکیم محمد موسیٰ امرتسری نے بروقت اس فتنہ کی نشان دہی فرمائی۔ جنگ آزادی اور تحریک پاکستان کی تاریخ کو جس طرح کی سازشی آلودگیوں سے پاک کر کے تاریخی حقائق کو محفوظ کرنے کی [illegible] مکتبہ [illegible] گجرات نے کئی تحقیقی تاریخی کتب [illegible] "اور تحریک پاکستان" اور [illegible] کانفرنس" جیسی شہرہ آفاق کتب شائع کیں۔ [illegible] لاہور [illegible] اور [illegible] تاریخی شکست" پروفیسر مولوی حاکم علی [illegible] مسلمین" "فلسفہ شہادت حسین" [illegible] کے لئے پیغام حیات "اور اب ادارہ پاکستان شناسی کے نام سے اس ادارے نے" مولانا عبدالحامد بدایونی کی ملی و سیاسی خدمات" اور "حیات شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی" جیسی معرکۃ الآرا کتب شائع کی ہیں۔

ان کتب سے تاریخ کے چہرے کی بہت سی گرد صاف ہوئی ہے، لیکن ابھی کرنے کا کام بہت ہے۔ جس کے لئے درد دل [illegible] کے لئے میدان عمل میں اترنا چاہئے۔ کئی کونگ جھنگ ایک سو [illegible] شائع ہو [illegible] لیکن ان کی اشاعت کی کل تعداد کیا ہے؟ اور [illegible] ان کا جواب [illegible] پامالی کرنے کے لئے بہت کافی ہے۔ [illegible] کوئی معرکہ سر کیا جا سکے؟

حضرت [illegible] یہ ہے کہ سنی عوام [illegible] اس کے لئے ابلاغ کا موثر استعمال کیا جائے۔ اغیار کے گمراہ کن پراپیگنڈہ کو بے اثر بنانے کے لئے ٹھوس عملی اقدامات کے جائیں۔ جماعتی قیادت پر کسی بھی مفاد پرست گروہ کو قبضہ کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔ جماعت اہل سنت اور جمعیت علماء پاکستان کو تبلیغی اور سیاسی محاذوں پر سواد اعظم اہلسنت و جماعت کی حقیقی نمائندہ تنظیمیں بنانے کے لئے، مفاد پرستوں کا مردانہ وار مقابلہ کرنے کے لئے سرگرم عمل ہوں کہ یہی وقت کا تقاضا ہے۔

مختار جاوید منہاس

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ؛

چل مرے خامے بسم اللہ !

(مادہ ہائے سن ارتحال) ہائے حضرت - زبدۂ خلق شاہ احمد نورانی نور اللہ مرقدہٗ

۱۴۲۴ھ ۱۴۲۴ھ

وصال : ۱۶ شوال المکرم ۱۴۲۴ھ مطابق ۱۱ دسمبر ۲۰۰۳ء بروز جمعرات

حشمت شاہ شہیداں

۱۴۲۴ھ

آ ہو شریک جنازہ یہی غنیمت ہے
شہید ناز کو کاندھا دیا دیا نہ دیا (فدا)

[illegible] نگہباں بچائیو ! گرد بہ زوال آج ہے اُمت رسول کی
[illegible] تقلید آپ کا ہے مشعل راہ ھدیٰ سنت رسول کی
[illegible] جاگزیں ہیں الفت رسول کی
[illegible] سیرت رسول کی
عشق نبی میں [illegible] مرنا نصیب ! واللہ کلید خلد ہے الفت رسول کی
[illegible] صورت رسول کی
خائف تھا ہر نبی [illegible] فطرت [illegible] اس کو بخشی شفاعت رسول کی
واللہ رضائے طالب و مطلوب ہیں بہم واجب ہے ہر بشر پہ اطاعت رسول کی

اصنام منہ کے بل گرے ویراں تھے بت کدے
جس دم ہوئی جہاں میں بعثت رسول کی

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما !

نتیجۂ فکر :
ابو الطاہر فدا حسین فدا

سپاسِ عقیدت

سمجھتا ہوں تجھے میں مردِ کامل شاہ نورانی
خدا نے بخشی تھی اسلام کی تجھ کو نگہبانی

دلوں کو نورِ ایماں سے منور کر دیا تو نے
جلائی کفر کی تاریکیوں میں شمعِ ایمانی

عزیزو دوستو! سب کے لئے دنیا ہے یہ فانی
رواں خلدِ بریں کو ہو گئے مولانا نورانی

متاعِ بے بہا تھے ملتِ اسلام کے قائد
ترجمانِ ملک و ملت کے تھے مولانا نورانی

سوادِ اعظم اہلسنت کو بڑا ناز تھا اس پر
ہیں قائدِ ملتِ اسلامیاں مولانا نورانی

وہ عجز و انکساری فقر و فخری کا نمونہ تھے
بڑے ہی خوش طبع انسان تھے مولانا نورانی

خلا پیدا ہوا ایسا کہ جو پر ہو نہیں سکتا
چمن میں ہر طرف چھائی ہے ویرانی ہی ویرانی

شاہیں ہر زمانے ایسے انساں پیدا نہیں ہوتے
بڑے ہی دیدہ ور انسان تھے مولانا نورانی

دعا ہے اخروی درجات بھی ہوں بلند ان کے
بڑے ہی صاحبِ کردار تھے مولانا نورانی

خدا نعم البدل تیرا جمعیت کو عطا کر دے
تمنا اب یہی ہے پھر کوئی مل جائے نورانی

(از حبیب اللہ شاہین فتح آبادی)

WWW.NAFSEISLAM.COM